الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **kalim-ur-rehman**
Address :> **RAWALPINDI**
Subject :> **Suggesation**
Writer :> عبید اللہ رحمت

تبصرہ - تعبیر

Serial No :> **6167**
Fatwa No :> 41519
Date :> **3/22/2009**
Email :>

Assalam-u-alikum warakhmatullah, Sir main wapda ka employee hoon, presentaly i am working in scale 05 and my salary is 8000/- I have got an invitation from another department to join on scale 16, it is a good opportunity for me. For your acknowledgement that my previous job expenence and my qualification is perfect for new job and i fulfill all terms and conditions but the problem is that "AN HONOROBLE MAN OF THIS GOVT.DEPARTMENT ASK ME GIVE HIM 100000/- RUPEES FOR YOUR APPOINTMENT ON THE RELEVANT POST." Sir i know that this factor is HARAM IN ISLAM, So advice/suggesation/fatwa me. What i do? Because i have too minded to know this hadees ("rishwat laina wala aur deina wala donon jahanmi hain")

السلام علیکم ورحمۃ اللہ جناب میں واپڈا کا ملازم ہوں فی الحال میں پانچویں اسکیل کا ہوں میری تنخواہ آٹھ ہزار ہے مجھے ایک دوسرے ادارے سے دعوت ملی ہے کہ میں وہاں سے منسلک ہو جاؤں سولویں اسکیل پر۔ یہ میرے لئے بہترین موقع ہے۔ میری گزشتہ ملازمت کے تجربے اور لیاقت نئی ملازمت کے لئے پورے ہیں۔ نیز تمام امور وشرائط پورے کر پاتا ہوں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس سرکاری ادارے کی ایک معزز شخصیت اس کے لئے مجھ سے ایک لاکھ روپے طلب کرتی ہے۔ جناب میں جانتا ہوں کہ یہ بات (رشوت) اسلام میں حرام ہے لہٰذا برائے کرم میری راہنمائی فرمائیں میں کیا کروں؟ کہ میں متردد ہوں اس حدیث کی وجہ سے کہ "رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ (کلیم الرحمٰن راولپنڈی)

الجواب حامداً ومصلیاً

سائل کے وہاں جانے سے اگر وہاں اس سے زیادہ قابلیت اور تجربہ کے حامل شخص کا حق ضائع نہ ہو رہا ہو اور بغیر رشوت دیئے اس کا باضابطہ تقرر بھی نہ ہو سکتا ہو تو اس صورت میں اگرچہ سائل کے لئے حصولِ حق کی خاطر رشوت دینے کی بھی گنجائش ہے۔ مگر لینے والے کیلئے بہر صورت ناجائز وحرام ہے جو عذاب خداوندی کو دعوت دینے کا ذریعہ ہے۔ اور اس صورت میں سائل اگر بجائے رشوت دینے کے کسی سے سفارش کروا کر اپنا تقرر کروالے تو یہ بہر حال بہتر و افضل ہے۔

کما فی رد المحتار: (قولہ اخذ القضاء برشوۃ) (الی قولہ) وفی الفتح ثم الرشوۃ اربعۃ اقسام منہا ما ھو حرام علی الآخذ والمعطی وھو الرشوۃ علی تقلید القضاء والامارۃ - الثانی ارتشاء القاضی لیحکم وھو کذالک ولو القضاء بحق لانہ واجب علیہ الثالث اخذ المال لیسوی امرہ عند السلطان دفعاً للضرر او جلباً للنفع وھو حرام علی الآخذ فقط۔۔ (الی قولہ) الرابع ما یدفع لدفع الخوف من المدفوع الیہ

علی نفسہ او مالہ حلال للدافع حرام علی
الآخذ - (ج ۵، ص ۳۶۲) فاللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
عبد اللہ رحمت غفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۶ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
عبد الشکور
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
شیر محمد
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

نائب رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دار الافتاء
۱۵۱۹
۲۳/۵/۰۹

۲۳/۵/۰۹